مولانا انیس احمد مظاہری

ترغیب وآداب ادائیگی زکوٰۃ

اللہ جل شانہ نے بنی نوع انسان کو تمام مخلوقات کا سردار بنایا اور سب سے زیادہ عزت سے نواز کر انواع واقسام کی نعمتوں سے سرفرمایا ہے بالخصوص صرف ایک نعمت ایسی ہے جس سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے وسیلہ سے صرف مسلمانوں ہی کو مالا مال فرمایا ہے۔ اس کے ثمرات سے مسلمان ہی دنیا وآخرت میں نفع حاصل کرتا ہے۔ وہ عظیم نعمت ایمان اور اسلام کی نعمت عظمیٰ ہے۔

ایمان واسلام کی حفاظت کے لیے نبی کریم ﷺ نے اس نعمت کو ایک عمارت کے ساتھ تشبیہ دیکر سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ ''اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے۔(۱) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) رمضان المبارک کے روزے رکھنا (۵) اللہ نے مال واسباب دیئے ہوں تو حج کرنا۔ جہنم سے نجات اور جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کیلئے اللہ جل شانہ کی توحید والوہیت ونبی کریم ﷺ کی صداقت ورسالت کی صدق دل سے گواہی ،صحت وبدن کی نعمت کی قدردانی وشکرانہ کے لیے نماز، روزہ اور مال کی نعمت کے شکرانہ، پاکیزگی کے لیے زکوٰۃ اور جان و مال مین خیر وبرکت وشکرانہ کے لیے حج کرنے کا اللہ جل شانہ نے تمام مسلمان بندوں کو ذمہ دار ومکلف بنایا ہے۔ ان اعمال واحکام کے اداء کرنے سے مسلمان کی جان ومال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اضافہ کے ساتھ ایمان والوں کا مال ومنال محفوظ بھی رہتا ہے اور ان کے ذریعہ اللہ جل شانہ کا قرب ورضا بھی حاصل ہوتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا (۱) زکوٰۃ اسلام کا بہت بڑا پل ہے (۲) جو شخص زکوٰۃ اداء کردے تو اس مال کا شر اس سے جاتا رہتا ہے۔(۳) فرمایا کہ مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ سے محفوظ بناؤ یعنی صحیح طور پر زکوٰۃ اداء شدہ مال عذاب و ہلاکت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔(۴) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تین کام کرلے اس کو ایمان کا مزہ آجائے (ا) صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرے (ب) اللہ کے سواء کسی کو الہ نہ جانے (ج) ہر سال خوش دلی سے زکوٰۃ اداء کرلے (بوجھ نہ سمجھے)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص نے مکان فروخت کیا، حضرت امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''اس کی قیمت کو احتیاط سے اپنے گھر میں گڑھا کھود کر اس میں رکھدینا''۔ اس نے عرض کیا کہ ''اس طرح کنز (خزانہ) جس کے بارے میں قرآن کریم میں وعید آئی ہے، ''والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا

فی سبیل اللّٰہ"......سورہ توبہ پ ۱۰ میں داخل نہ ہو جائے گا؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "جس مال کی زکوٰۃ اداء کردیجائے وہ کنز میں داخل نہیں ہوتا"۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان عالی ہے کہ "مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو۔ میں اس کی زکوٰۃ ادا کرتا رہوں اور اس میں اللہ جل شانہ کی اطاعت کرتا رہوں۔

تمام فرائض کی ادائیگی کا طریقہ، معیار اور مقدار نیز حکم اور الغرض اسے سے متعلق تمام احکام نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کی سہولت کیلئے بہت ہی واضح اور آسان انداز میں بیان کردیئے ہیں۔

ہم مسلمانوں کو چاہیے اپنے فرائض کو اس طریقہ کے مطابق اداء کریں، زکوٰۃ بھی اپنے اموال تجارت اور سونے، چاندی کا صحیح حساب لگا کر اس کا ڈھائی فیصد اداء کریں۔ عموماً محض اندازہ سے کل مال کی زکوٰۃ اداء نہیں ہوتی بلکہ کچھ زکوٰۃ باقی رہ جاتی ہے اور جتنی مقدار ذمہ میں رہ جائے گی، وہ بقیہ کل مال کے ہلاک کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے اور فریضہ کی وہ مقدار بھی ذمہ واجب الاداء رہے گی جیسا کہ علماء امت نے لکھا ہے اور پھر بقیہ مال کی زکوٰۃ اداء نہ کرنے کا گناہ علیحدہ ذمہ ہوگا۔ اللہ کریم غفلت ومعصیت سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد حرام، کعبۃ اللہ وحطیم میں تشریف رکھتے تھے۔ کسی نے تذکرہ کیا کہ فلاں، فلاں آدمیوں کا بڑا نقصان ہوگیا۔ سمندر کی موج نے انکے مال کو ضائع کردیا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جنگل ہو یا سمندر کسی جگہ بھی) جو مال ضائع ہوتا ہے وہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اللہ جل شانہ عم نوالہ نے قرآن کریم میں کامیاب ایمان والوں کی صفات کے بیان میں زکوٰۃ ادا کرنیوالے مؤمنین کو بھی ذکر فرمایا ہے۔

قابل صد احترام مسلمان بھائیوں! اللہ جل شانہ عم نوالہ نے ہم مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے اپنا پسندیدہ و پاکیزہ نظام معاشرت ومعیشت عطا فرمایا ہے۔ اس نظام کی خوبی وتاثیر یہ ہے کہ اگر کافر بھی اس کو اختیار کرلے تو وہ دنیاء میں اس کے ثمرات سے فائدہ اٹھائے اور مسلمان کیلئے تو دنیاء کی خیروں، ترقیات کے ساتھ آخرت کی دائمی زندگی کی کامیابیاں ہر نوع کی ترقیات کے علاوہ اللہ کریم کی سب سے عظیم نعمت رضاء وقرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ ہم مسلمانوں کی ماضی بے نہایت روشن، خوشحال تھی مسلمان اپنی معیشت وتجارت زراعت وغیرہ میں اللہ کریم کے احکام پورے کرنے والے تھے۔

پہلا واقعہ: ماضی کی خوشحالی کی ایک جھلک تاریخ کے اس واقعہ میں دیکھی جاسکتی ہے کہ امیر المومنین سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص دس ہزار اشرفیاں لیکر مدینہ طیبہ کی گلیوں میں چکر لگاتا اور گھر گھر جا کر رات بھر دستک دیتا ہے کہ کوئی ضرورت منداس رقم کو قبول کر کے اپنی ضرورت پورا کرلے۔ مگر جس دروازہ پر پہنچتا

ہے وہاں سے جواب ملتا ہے "کلنا غنیٌّ لا حاجۃ لی" کہ اللہ کا دیا میرے پاس سب کچھ ہے۔ضرورت مند نہیں ہوں پوری رات گزر گئی اور کوئی قبول کرنیوالا نہیں، مجبور ہو کر صبح کو امیر المؤمنین کی خدمت میں پیش کر دی اور مکمل صورتحال سے مطلع کیا۔پھر یہ رقم بیت المال میں داخل کر دی گئی۔

دوسرا واقعہ: برکۃ العصر قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ نے سنایا "ضلع سہارنپور میں بہٹ سے آگے جہاں حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوریؒ کا قیام ہوتا تھا۔انگریز کی کچھ کوٹھیاں تھیں جن میں انکے کاروباری دفتر تھے اور مسلمان ملازمت کیا کرتے تھے۔انگریز خود دیگر بڑے شہروں کلکتہ، دہلی میں رہتے، آمد و رفت رہتی، ایک مرتبہ اس کے قریب جنگل میں آگ لگی اور اور اکثر لگتی رہتی تھی تقریباً سب کوٹھیاں جل گئیں۔ ایک کوٹھی کے ملازم نے اپنے افسر کو دہلی جا کر اطلاع دی کہ سب کوٹھیاں جل گئیں اور آپ کی کوٹھی بھی جل گئی۔وہ انگریز کچھ لکھ رہا تھا، سننے کے بعد بھی اطمینان سے لکھتا رہا، ملازم نے دو، تین مرتبہ کہا حضور سب کچھ جل گیا۔اس انگریز افسر نے بہت ہی لاپرواہی سے کہا کہ میری کوٹھی نہیں جلی، میں تو مسلمانوں کے طریقہ پر مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں، اس لیے میرے مال کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔وہ ملازم تو اپنی ذمہ داری نبھانے اور جواب دہی کے خوف سے گیا کہ مالک کہے گا تم نے خبر ہی نہ دی۔مگر ملازم اس کا جواب سن کر واپس آگیا۔آکر دیکھا تو واقع اس کی کوٹھی نہیں جلی۔

ہم مسلمانوں کے لئے بڑی عبرت کا قصہ ہے کہ دیکھئے اس غیر مسلم انگریز کو زکوٰۃ کے فائدے پر کیسا یقین تھا۔

ادائیگی زکوٰۃ کے آداب

اللہ تعالیٰ نے ہر عمل کے آداب میں یہ تاثیر رکھی ہے کہ انکے اہتمام سے عمل میں اخلاص اور خشوع وخضوع پیدا ہو جاتا ہے جو درحقیقت ہر عمل کی روح اور جان ہے جس کی برکت سے وہ عمل اللہ جل شانہ کی پاک بارگاہ میں شرف قبولیت پالیتا ہے۔

برکۃ العصر مخدوم العالم قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ واعلی اللہ مراتبہ نے حضرت امام غزالی قدس سرہ کی احیاء العلوم کے حوالہ سے فضائل صدقات میں تفصیل سے انکو ذکر کیا ہے۔انتہائی اختصار کے ساتھ آپکی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔

(۱) زکوٰۃ کی ادائیگی میں جلدی کرے، اس میں اللہ جل شانہ کے امتثال حکم (حکم پورا کرنے) میں رغبت و شوق کا اظہار ہے، فقراء کے دلوں میں مسرت وخوشی کا ذریعہ ہے، دیر کرنے میں اپنے اور مال پر کسی قسم کی بیماری وآفت آجانے کا بھی احتمال ہے۔جن علماء امت کے نزدیک بلا تاخیر ادائیگی ضروری ہے۔انکے نزدیک تاخیر کا گناہ مستقل ہے۔(۲) زکوٰۃ کی ادائیگی مخفی طریقہ پر کی جائے تاکہ دکھلاوے وغیرہ سے امن رہے اور لینے والے کی پردہ پوشی رہے۔ فقیر ومحتاج ذلت سے بچے بلا کسی شرعی وجہ کے مخفی ہی دینا افضل ہے۔(۳) اگر کوئی دینی مصلحت (ترغیب یا اپنے کو تہمت

سے محفوظ رکھنا) ہوتو اظہار بقدر ضرورت ایک دو یا حسب حال چند اشخاص کے سامنے کر دیا جائے۔(۴) زکوۃ مستحق کو دیکر نہ احسان جتلایا جائے اور نہ ہی ایذاء و تکلیف دے کر فریضہ کو برباد کیا جائے۔(۵) اپنے عمل و صدقہ کو حقیر جانے اور اپنے پر اللہ کا فضل سمجھے کہ اس نے فریضہ کے ادائیگی کی توفیق دے۔(۶) زکوۃ کی ادائیگی کے بعد اللہ جل شانہ سے قبولیت کی دعاء کر لے۔(۷) اللہ کی راہ میں صدقہ بالخصوص زکوۃ کی ادائیگی میں جو اسلام کا اہم فریضہ ہے خود سے عمدہ مال خوشدلی سے اداء کیا جائے۔اللہ کریم خود پاکیزہ ہیں اور پاکیزہ، عمدہ طیب مال قبول فرماتے ہیں۔(۸) اپنے مال زکوۃ وصدقات کو ایسے مواقع و مصارف پر خرچ کرے جس سے اجر وثواب میں زیادتی ہو۔

(ا) متقی، دنیاء سے بے رغبت آخرت کے کاموں میں معروف لوگوں کو دے۔(ب) اہل علم پر خرچ کرے کہ فریضہ کی ادائیگی کے ساتھ اشاعت علم اور اہل علم کی اعانت کا ذریعہ ہوگا۔(ج) جن کو صدقہ وزکوۃ دیجائے وہ اپنی حاجات و ضروریات کا اخفاء کرنے والے ہو۔قلت معاش، آمدنی کا لوگوں سے تذکرہ نہ کرتا ہو۔لوگوں سے چمٹ کر نہ مانگتا ہو یعنی سفید پوش ہو۔ (د) عیالدار ہو، کسی بیماری ومصیبت میں مبتلاء ہو کہ خود کما نہیں سکتا۔(ہ) مستحق رشتہ دار کو بھی دے کہ ادائیگی فریضہ (زکوۃ)، صدقہ کے ساتھ صلہ رحمی کا بھی اجر وثواب شامل ہوتا ہے۔

اللہ کریم اس مختصر تحریر کو بندہ وادارہ کے حق میں اور ہر پڑھنے والے کے لیے بھی نبی کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کے ساتھ دارین کی خیروں، نعمتوں میں برکتوں کا ذریعہ بنائیں نیز قبولیت ومقبولیت نصیب فرمائیں۔

امین بحرمة النبی الامی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

گلشن کے پھول

قرآن حکیم میں واضح ہے کہ تم رزق کے خوف سے اپنی اولاد کو ہلاک نہ کرو اور یہ بھی مشہور ہے کہ جتنی گوڈی اتنی ڈوڈی تو افرادی قوت جتنی زیادہ ہوگی' اتنا ملک خوشحال ہوگا' اس لئے حدیث نبوی ہے کہ اس عورت سے شادی کرو جو زیادہ بچے جننے والی ہو۔آپ اس بے اولاد جوڑے کو دیکھئے جو مایوسی ذہنی پریشانی تفکرات اور اوہام سے مزمن اور پیچیدہ امراض کے شکار تو ہیں ہی ساتھ ساتھ دو خاندانوں کے باہمی شب و روز بھی تو تکار میں گزرتے ہیں۔مذکورہ بالا جوڑے میرے ساتھ ملاقات کریں' نبض قارورہ ظاہری معائنہ مشاہدہ اور حالات زندگی سے آگاہی کے بعد متعلقہ اسباب وعلامات کے مطابق علاج بالتدبیر علاج بالغذاء علاج بالدوا کیا جائے گا۔بفضل تعالیٰ اجڑے گلشن میں بہار آئیگی۔یاد رہے خالی سفوف مغلظ یا دوائے مدر دینے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا' بے اولادی کے بیشمار اسباب ہوتے ہیں' اور ہر سبب کا علیحدہ علیحدہ علاج ہے۔میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ حکمت بچوں کا کھیل نہیں' یہ قابلیت طویل ترین تجربہ پاکیزگی قلب ونظر اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔بفضل تعالیٰ مستند درجہ اول چالیس سالہ تجربہ دو ایوارڈ اور ایک گولڈ میڈل کا حامل ہونے کے ساتھ ساتھ ہر وقت اللہ سے مدد مانگنے والا ہوں خدا خوفی ہر وقت من میں سمائی ہوئی ہے۔اب فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا آپ کا کام ہے۔

ایام ملاقات: بروز جمعہ اور ہفتہ : حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی' لاہور ملتان روڈ' حبیب آباد (واں رادھا رام) ضلع قصور

0345-7545119 - 0300 8841778